دار أهل السنة
للتحقيق الكتب و الطّباعة و النّشر

IDARA E AHLE SUNNAT اداره اهلسنت
www.facebook.com/darahlesunnat

سلسلہ: واعظ الجمعہ

عنوان: اسلام میں بچوں کے حقوق

مدیر: ڈاکٹر مفتی محمد اسلم رضا میمن تحسینی

مُعاون: مفتی عبدالرشید ہمایوں المدنی

عددِ صفحات: ۱۰

سائز: 13×21

ناشر: ادارۂ اہلِ سنّت کراچی

: idarakhutbatejuma@gmail.com

00971559421541:

00923458090612 :

www.facebook.com/darahlesunnat

آن لائن

۱۴۳۸ھ/۲۰۱۷ء

اسلام میں بچوں کے حقوق

الحمد لله ربّ العالمين، والصّلاةُ والسّلامُ على خاتمِ الأنبياءِ والمرسَلين، وعلى آلهِ وصحبهِ أجمعين، أمّا بعد: فأعوذُ بالله مِن الشّيطانِ الرّجيم، بسم الله الرّحمنِ الرّحيم.

حضور پُرنور، شافِعِ یومِ نُشور ﷺ کی بارگاہ میں ادب واحترام سے دُرود وسلام کا نذرانہ پیش کیجیے! اللّهمّ صلِّ وسلِّم وبارِك على سيّدِنا ومولانا وحبيبِنا محمّدٍ وعلى آلهِ وصَحبهِ أجمعين.

اسلام میں بچوں کے حقوق کی اہمیت

عزیزانِ محترم! اسلام میں بچوں کے حقوق کو بڑی اہمیت حاصل ہے، اسلام نے بچوں کے حقوق میں نفقہ، وصیّت، وراثت اور وقف کے اَحکام بھی شامل کیے، بچوں کے حقوق کا اتنا جامع اِحاطہ کہ ان کی پیدائش سے بھی پہلے اُن کے حقوق کی ضمانت فراہم کردی، اسلام کے سِوا دنیا کے کسی نظامِ قانون میں اس کی نظیر نہیں ملتی، اسلام نے دیگر افرادِ معاشرہ کی طرح بچوں کے حقوق کو بھی پوری تفصیل سے بیان کیا ہے، اسلام سے پہلے لوگ جب اپنی اولاد کو پیدا ہوتے ہی مار ڈالتے تھے، تو دینِ اسلام ہی ہے جس نے اس قبیح رسم کا خاتمہ کرنے کی بنیاد ڈالی، ایسا کرنے والوں کو عبرتناک انجام کی وعید سنائی، ارشادِ باری تعالی ہے: ﴿قَدْ خَسِرَ الَّذِيْنَ قَتَلُوْٓا اَوْلَادَهُمْ سَفَهًۢا بِغَيْرِ عِلْمٍ وَّ حَرَّمُوْا مَا رَزَقَهُمُ اللّٰهُ افْتِرَآءً عَلَى اللّٰهِ ؕ قَدْ ضَلُّوْا وَ مَا

﴿ كَانُوْا مُهْتَدِيْنَ ﴾[1] "یقیناً وہ تباہ ہوئے جو اپنی اولاد کو اَحمقانہ جہالت سے قتل کرتے ہیں، اور جو اللہ نے انہیں روزی دی، اللہ پر جھوٹ باندھنے کے لیے وہ حرام ٹھہراتے ہیں، یقیناً وہ بہکے اور انہوں نے راہ نہ پائی"۔

بھوک وافلاس کے خدشہ سے بھی اولاد کے قتل کی ممانعت کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: ﴿ وَلَا تَقْتُلُوْٓا اَوْلَادَكُمْ مِّنْ اِمْلَاقٍ ؕ نَحْنُ نَرْزُقُكُمْ وَاِيَّاهُمْ ﴾[2] "اپنی اولاد کو مفلسی کے باعث قتل نہ کرو!، ہم تمہیں اور انہیں رزق دیں گے"۔

دَورِ جاہلیت میں بچوں کے ساتھ ہونے والا ظلم وستم

حضراتِ گرامی قدر! اسلام سے قبل بیٹیوں کو نہایت ہی بُرا سمجھا جاتا تھا، انہیں بے گناہ زندہ ہی دفن کر دیا جاتا تھا، جو سراسر ظلم اور نِری جَہالت ہے، بروزِ قیامت اس بارے میں باز پُرس ہوگی، اور اِن ننھی بچیوں سے پوچھا جائے گا کہ تمہیں کس جُرم میں تمہارے ماں باپ نے قتل کیا؟، تو وہ اپنے بے گناہ قتل ہونے کی گواہی دیں گی، جس کا ذکر خالقِ کائنات جل جلالہ نے ایک مقام پر اس طرح فرمایا: ﴿ وَاِذَا الْمَوْءٗدَةُ سُىِٕلَتْ ۞ بِاَيِّ ذَنْۢبٍ قُتِلَتْ ﴾[3] "جب زندہ دفن کی ہوئی سے پوچھا جائے: کس گناہ پر قتل کی گئی؟"، اس آیتِ مبارکہ سے معلوم ہوتا ہے کہ بچوں کو بے گناہ قتل کر دینا حرام اور ظلم ہے، ظالم سے اس کا بدلہ لیا جائے گا۔

الحمد للہ! اسلام اللہ تعالی کا سچا دین ہے، اس نے جہاں انسانی زندگی کے مختلف شعبوں کی نگرانی کی، مختلف کاموں میں انسانیت کو سہارا دیا، وہیں اس نے بچوں کی پرورش،

---

(١) پ ٨، الأنعام: ١٤٠.

(٢) پ ٨، الأنعام: ١٥١.

(١) پ ٣٠، التكوير: ٨، ٩.

تعلیم وتربیت اور نشو ونما کا معاملہ بھی نظر انداز نہیں کیا، بلکہ اس کی اہمیت کو پیشِ نظر رکھا اور مکمل رہنمائی فرمائی، بچوں کو پیدائش سے لے کر جوانی تک جن جن منزلوں سے گزرنا پڑتا ہے، فطرتِ انسانی کے تقاضوں کے مطابق جہاں جہاں انہیں رہنمائی کی ضرورت پڑتی ہے، دینِ اسلام نے ان تمام مقامات کی نشاندہی کی، بچوں کی بہتر تعلیم وتربیت، پرورش، خرد ونوش، لباس، حقوق کی ادائیگی، اُن سے حسنِ سلوک وغیرہ کا حکم دیا، جبکہ ان حقوق سے روگردانی وغفلت کرنے والوں کے لیے سخت وَعیدیں بیان کیں۔

ہر بچہ فطرتِ اسلام پر پیدا ہوتا ہے

برادرانِ اسلام! انسان کے یہاں جو بھی بچہ پیدا ہوتا ہے، وہ فطری طور پر دینِ اسلام ہی پر ہوتا ہے، یعنی بچہ پیدائشی طور پر مسلمان ہی ہوتا ہے، بعد میں اُس کے والدین اُس کا مذہب ودین تبدیل کردیتے ہیں، جس بچے کو جیسا ماحول ملتا ہے اس پر ویسا ہی اثر ہوتا ہے، مصطفی جانِ رحمت ﷺ نے فرمایا: «كُلُّ مَوْلُودٍ يُولَدُ عَلَى الفِطْرَةِ، فَأَبَوَاهُ يُهَوِّدَانِهِ، أَوْ يُنَصِّرَانِهِ، أَوْ يُمَجِّسَانِهِ»[1] "ہر بچہ فطرتِ اسلام پر پیدا ہوتا ہے، پھر اُس کے ماں باپ اُسے یہودی، نصرانی یا مجوسی بنادیتے ہیں"۔

میرے محترم بھائیو! بچے کی ولادت کے بعد کسی نیک ومتقی مسلمان سے اس کے سیدھے کان میں اذان اور بائیں کان میں اِقامت کہلوانا، اور اسے گھٹی دلوانا، اس کی صحت کا خیال رکھنا، اسے ہر قسم کی ممکنہ بیماریوں سے بچانے کے لیے احتیاطی تدابیر اختیار کرنا، بچوں کو ان کی پیدائش ہی سے اسلامی تعلیمات سے روشناس کرانا اور انہیں اسلامی آداب سکھانا والدین کا انتہائی اہم فریضہ ہے۔

---

(۱) "صحيح البخاري" كتاب الجنائز، ر: ۱۳۸۵، صـ۲۲۲.

بچے کا اچھا نام رکھنا

عزیزانِ مَن! بچے کا ایک حق یہ بھی ہے کہ اُس کا پیارا سا بامعنی نام رکھا جائے، اسلام سے قبل لوگ اپنے بچوں کے نام عجیب وغریب رکھا کرتے تھے، حضور نبیٔ کریم ﷺ نے ایسے ناموں کو ناپسند فرمایا، اور اچھے نام رکھنے کا حکم دیا، حضرت سیِّدنا ابو درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ سرکارِ دو جہاں ﷺ نے ارشاد فرمایا: «إِنَّكُمْ تُدْعَوْنَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِأَسْمَائِكُمْ، وَأَسْمَاءِ آبَائِكُمْ، فَأَحْسِنُوا أَسْمَاءَكُمْ»(1) "بروزِ قیامت تم اپنے اور اپنے باپ کے ناموں سے پکارے جاؤ گے، تو اپنے نام اچھے رکھا کرو!"، اس سے معلوم ہوا کہ بچوں کے نام ہمیشہ اچھے، محترم اور بامعنیٰ رکھے جائیں، اور سب سے بہتر تو یہ ہے کہ انبیائے کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام، صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم، اولیائے عظام رحمۃ اللہ علیہم اور بزرگانِ دین کے ناموں پر نام رکھیں؛ کہ نام بھی اچھے ہو جائیں اور بچوں کو بزرگوں کی برکت بھی مل جائے، مثلاً عبد اللہ، عبد الرحمن، عبد القادر، محمد، احمد اور حامد وغیرہ نام رکھیں جائیں۔

حقِ رِضاعت

حضراتِ ذی وقار! عورت کا بچے کو دودھ پلانا رِضاعت کہلاتا ہے، پیدائش کے بعد بچہ انتہائی کمزور ہوتا ہے، جس کی وجہ سے اُس کے لیے ممکن ہی نہیں کہ وہ اپنی زندگی کی حفاظت اور اَفزائش ماں کے دودھ کے علاوہ خود سے کسی اور غذا کے ذریعے کر سکے، اس لیے قدرتی طور پر بچے کی پیدائش کے بعد ماں کے دل میں بچے کی محبت وشفقت ڈال دی جاتی ہے، جو اسے بچے کو دودھ پلانے پر اُبھارتی ہے، اللہ تعالی نے والد پر مقرّر کیا ہے کہ وہ بچے کو دودھ پلانے کا اہتمام کرے؛ کہ یہ بچے کا ایک

---

(١) "سنن أبي داود" كتاب الأدب، ر: ٤٩٤٨، صـ٦٩٧.

بنیادی حق، اور اس کی صحت کے لیے بے حد مفید ہے، جدید میڈیکل ریسرچ (Medical Research) سے بھی یہ ثابت ہوچکا ہے، کہ بچے کے جسمانی ونفسیاتی تقاضوں کے پیشِ نظر دو سال کی مدتِ رضاعت انتہائی ضروری ہے، اسی میں ماں اور بچے دونوں کی صحت کا راز ہے، یہ اسلام کی تعلیمات کا فیض ہے کہ اہلِ اسلام کو زندگی کے وہ رَہنما اُصول ابتدا ہی سے بتائے جن کی تائید، اور تحقیق آج صدیوں بعد سائنس کر رہی ہے، بچے کے اس حق کے بارے میں اللہ ربُّ العالمین کا فرمانِ عالی شان ہے: ﴿وَالْوَالِدٰتُ يُرْضِعْنَ اَوْلَادَهُنَّ حَوْلَيْنِ كَامِلَيْنِ لِمَنْ اَرَادَ اَنْ يُّتِمَّ الرَّضَاعَةَ ؕ وَعَلَى الْمَوْلُوْدِ لَهٗ رِزْقُهُنَّ وَكِسْوَتُهُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ ؕ لَا تُكَلَّفُ نَفْسٌ اِلَّا وُسْعَهَا ۚ لَا تُضَآرَّ وَالِدَةٌۢ بِوَلَدِهَا وَلَا مَوْلُوْدٌ لَّهٗ بِوَلَدِهٖ ۗ وَعَلَى الْوَارِثِ مِثْلُ ذٰلِكَ ۚ فَاِنْ اَرَادَا فِصَالًا عَنْ تَرَاضٍ مِّنْهُمَا وَتَشَاوُرٍ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَا ؕ وَاِنْ اَرَدْتُّمْ اَنْ تَسْتَرْضِعُوْٓا اَوْلَادَكُمْ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ اِذَا سَلَّمْتُمْ مَّآ اٰتَيْتُمْ بِالْمَعْرُوْفِ ؕ وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ﴾[1] "مائیں اپنے بچوں کو پورے دو برس دودھ پلائیں، یہ اس کے لیے جو دودھ پلانے کی مدّت پوری کرنا چاہے، اور بچے کے والد پر حسبِ دستور عورتوں کا کھانا پہننا ہے، کسی پر اس کی طاقت سے زیادہ بوجھ نہیں رکھا جائے گا، ماں کو اس کے بچہ سے تکلیف نہ دی جائے اور نہ والد کو اس کی اولاد سے تکلیف دی جائے، یا ماں اپنے بچہ کو کسی طرح نقصان نہ پہنچائے، اور نہ باپ اپنی اولاد کو کسی طرح نقصان پہنچائے، اور جو باپ کا قائم مقام ہے اُس پر بھی ایسا ہی واجب ہے، پھر اگر ماں باپ دونوں آپس کی رضا اور مشورے سے دودھ چھڑانا چاہیں تو اُن پر کوئی گناہ نہیں، اور اگر تم چاہو کہ دائیوں سے دودھ پلواؤ تب بھی تم پر کوئی حرج نہیں،

---

(١) پ ٢، البقرة: ٢٣٣.

جبکہ انہیں جو دینا مقرّر ہوا تھا بھلائی کے ساتھ ادا کردو، اور اللہ سے ڈرتے رہو، اور جان رکھو کہ اللہ تمہارے کام دیکھ رہا ہے"۔

حقِ پروَرش

جانِ برادر! بچوں کی پرورش والدین کی ذمہ داریوں میں سے ایک اہم ترین ذمہ داری ہے، انسان کوشش کرے کہ اپنے بچوں کو اچھا کھلائے اور پلائے، شریعت کے دائرہ میں رہ کر ان کی جائز ضروریات کو پورا کرے، انہیں گناہوں سے بچاتا رہے، نیکیوں کی طرف ان کی رہنمائی کرے، بُری صحبت سے بچاکر نیک لوگوں کی صحبت کے لیے رغبت دلاتا رہے، انہیں نیک لوگوں کے واقعات سنائے، انہی لوگوں کے نقشِ قدم پر چلنے کی تلقین کرے، اولاد کی پرورش اس طور پر کرے کہ وہ اَخلاقی خوبیوں سے مزیّن ہوجائیں، اور یہ بات واضح ہے کہ بچوں کی اچھی تربیت و پرورش بھی آخرت میں نجات اور جنت میں داخلے کا ایک اہم سبب ہے، حضرت سیّدنا ابنِ عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے روایت ہے کہ سرورِ کونین صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا: «مَا مِنْ رَجُلٍ تُدْرِكُ لَهُ ابْنَتَانِ، فَيُحْسِنُ إِلَيْهِمَا مَا صَحِبَتَاهُ -أَوْ صَحِبَهُمَا- إِلَّا أَدْخَلَتَاهُ الْجَنَّةَ»[1] "جس کی دو بیٹیاں ہوں اور وہ اُن کی اچھی، نیک تربیت و پرورش کرے، تو وہ دونوں اُسے جنت میں لے جائیں گی"۔

حقِ تربیت

رفیقانِ ملّتِ اسلامیہ! بچوں کے حقوق میں سے ایک اہم حق یہ بھی ہے کہ بچوں کی اچھی تعلیم وتربیت کی جائے، بچوں کی اچھی تربیت کرکے انہیں اچھا، ذمہ دار اور مثالی مسلمان بنایا جائے، یہ والدین کی اوّلین ذمہ داری ہے؛ کیونکہ اگر بچے کی صحیح

---

(١) "سنن ابن ماجه" كتاب الأدب، ر: ٣٦٧٠، صـ٦٢٢.

دیکھ بھال کی جائے تو وہ بڑا ہو کر بے شمار قابلیتوں کے ساتھ دنیا میں بہتر کردار ادا کرتا ہے، خود اپنے آپ کو اور پورے معاشرے کو فائدہ پہنچا سکتا ہے، بچوں کی تربیت کے ابتدائی مراحل کا ذکر کرتے ہوئے سرکارِ اَبد قرار ﷺ نے فرمایا: «مُرُوا أَوْلَادَكُمْ بِالصَّلَاةِ وَهُمْ أَبْنَاءُ سَبْعِ سِنِينَ، وَاضْرِبُوهُمْ عَلَيْهَا، وَهُمْ أَبْنَاءُ عَشْرٍ وَفَرِّقُوا بَيْنَهُمْ فِي الْمَضَاجِعِ»[1] "اپنی اولاد کو جب وہ سات سال کی ہو جائے تو نماز کا حکم دو، اور جب وہ دس برس کے ہوں تو (نماز نہ پڑھنے پر) اُنہیں مارو، ان کے بستر الگ کر دو"۔

حقِ شفقت ورحمت

عزیزانِ محترم! والدین پر لازم ہے کہ وہ بچوں کے ساتھ نرمی، شفقت، محبت وپیار سے پیش آئیں، بے جا سختی اور ڈانٹ ڈپٹ کا بچوں پر بُرا اثر پڑتا ہے، حضرت سیّدنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے کہ رحمتِ عالمیان ﷺ نے حضرت سیّدنا حسن رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو چوما، ایک اعرابی رسولِ کریم ﷺ کے پاس بیٹھا تھا، اُس نے کہا کہ میرے دس بچے ہیں، میں نے تو کبھی کسی بچے کو نہیں چوما!، تاجدارِ کائنات ﷺ نے اُس کی طرف دیکھ کر فرمایا: «مَنْ لَّا يَرْحَمُ لَا يُرْحَمُ»[2] "جو رحم نہیں کرتا، اُس پر رحم نہیں کیا جاتا"۔

حقِ عدل وانصاف

برادرانِ اسلام! اولاد کے حقوق میں سے یہ بھی ہے کہ انہیں کچھ دینے میں سب کے ساتھ برابری کا سلوک کیا جائے، کسی کو زیادہ، کسی کو کم دینا ناانصافی وظلم ہے،

---

(١) "سنن أبي داود" كتاب الأدب، ر: ٤٩٥، صـ٨٢.

(٢) "صحيح البخاري" كتاب الهبة وفضلها ...إلخ، ر: ٢٥٨٦، صـ٤١٨.

حضرت سیّدنا نعمان بن بشیر رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے روایت ہے، کہ اُن کے والد حضرت سیّدنا بشیر رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْہُ انہیں لے کر، مصطفی جانِ رحمت صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے اور عرض کی: یا رسولَ اللہ! میں نے اپنے اس بیٹے کو غلام تحفہ میں دیا ہے، سرورِ کائنات صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا: «أَكُلَّ وَلَدِكَ نَحَلْتَ مِثْلَهُ» "کیا تم نے ہر بچے کو ایسا ہی تحفہ دیا ہے؟"، حضرت سیّدنا بشیر رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْہُ نے عرض کی: نہیں، آقائے دو جہاں صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا: «فَارْجِعْهُ»(۱) "تو پھر اس سے بھی واپس لے لو"۔

یتیم بچوں کے حقوق

برادرانِ ملّتِ اسلامیہ! اسلام نے جہاں ہمیں اپنے بچوں کے حقوق کی پاسداری میں رہنمائی فرمائی، وہیں یتیم بچوں کے حقوق کی بھی بڑی تاکید کی ہے، قرآنِ حکیم میں کئی مقامات پر یتیموں کے ساتھ حسنِ سلوک، محبت وشفقت سے پیش آنے کا حکم دیا ہے، یتیموں کے اَموال کی حفاظت اور اُن کے نگہداشت کی تلقین کی گئی ہے، اُن کے ساتھ زیادتی کرنے والے، ان کے حقوق پامال اور ان کا مال غصب کرنے والے کے لیے سخت وعید آئی ہے، ارشادِ باری تعالی ہے: ﴿اِنَّ الَّذِیْنَ یَاْكُلُوْنَ اَمْوَالَ الْیَتٰمٰى ظُلْمًا اِنَّمَا یَاْكُلُوْنَ فِیْ بُطُوْنِهِمْ نَارًاؕ وَ سَیَصْلَوْنَ سَعِیْرًا﴾(۲) "وہ جو یتیموں کا مال ناحق کھاتے ہیں وہ تو اپنے پیٹ میں نِری آگ بھرتے ہیں، اور وہ جلد ہی دہکتی آگ میں جاگریں گے"۔

سامعینِ ذی وقار! جس گھر میں یتیم بچوں کے ساتھ حسنِ سلوک کیا جارہا ہو، وہ گھر بظاہر کتنا ہی خستہ حال ہو، یا مالی حالات کتنے ہی کمزور ہوں، لیکن اسلام کی نظر

---

(۱) المرجع نفسه، كتاب الأدب، ر: ۵۹۹۷، صـ۱۰۴۹.
(۲) پ ٤، النسآء: ۱۰.

میں وہ عظیم وعالی شان گھرانہ ہے، اور جس گھر میں یتیم بچوں کے حقوق پامال ہوتے ہوں، ان سے ناروا سُلوک کیا جاتا ہو، وہ گھر بظاہر کتنا ہی اچھا ہو، مالی طور پر کتنا ہی مستحکم ہو، لیکن وہ اسلام کی نظر میں سب سے بُرا گھرانہ ہے، حضرت سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ کے حبیب ﷺ نے فرمایا: «خَيْرُ بَيْتٍ فِي الْمُسْلِمِينَ بَيْتٌ فِيهِ يَتِيمٌ يُحْسَنُ إِلَيْهِ، وَشَرُّ بَيْتٍ فِي الْمُسْلِمِينَ بَيْتٌ فِيهِ يَتِيمٌ يُسَاءُ إِلَيْهِ»(۱) "مسلمانوں میں سب سے اچھا گھرانہ وہ ہے جس میں کوئی یتیم ہو اور اُس کے ساتھ نیک سلوک کیا جائے، اور بدترین گھرانہ وہ ہے جس میں کوئی یتیم ہو اور اُس کے ساتھ بُرا سلوک کیا جائے"۔

حاصلِ کلام

میرے عزیز دوستو، بھائیو اور بزرگو! ہر شخص جانتا ہے کہ قوموں کے عروج وزوال کا راز بڑی حد تک نئی نسل کی تعلیم وتربیت میں پوشیدہ ہے، اگر ان کی پرورش اچھے انداز میں ہو، ان میں عقائد کی پختگی، اَخلاق کی درستگی اور اعمال کی پاکیزگی آجائے تو پھر ان میں بلندئ کردار، وسعتِ فکر ونظر اور عزتِ نفس کا احساس پیدا ہوجاتا ہے، قوموں کی تاریخ بتاتی ہے کہ جن لوگوں نے اپنے بچوں کی تعلیم وتربیت پر پوری توجہ دی وہ ہر زمانہ میں کامیاب رہے، اور جن لوگوں نے اس بات کی اہمیت محسوس نہیں کی، اولاد کی صحیح تربیت وپرورش سے غافل رہے، معاشرے میں انہیں کوئی عزت نہ مل سکی، اسلام کی تعلیمات سے یہ حقیقت عیاں ہوتی ہے کہ اسلام نے دیگر افرادِ معاشرہ کی طرح بچوں کے حقوق، اور اچھی تعلیم وتربیت کی بڑی تاکید فرمائی؛ تاکہ آئندہ نسلوں کی بہتر نشوونما کی جاسکے، اور انہیں مُعاشرہ کا ایک کارآمد فرد بنایا جاسکے۔

---

(۱) "سنن ابن ماجه" كتاب الأدب، ر: ٣٦٧٩، صـ٦٢٣.

دعا

اے اللہ! ہمیں اپنے بچوں کا حق ادا کرنے، ان سے تکلیف دہ چیزیں دُور کرنے، انہیں نیکی کا حکم کرنے، اور بُرائی سے روکنے کی توفیق مرحمت فرما، یتیموں کی کَفالت اور ان سے نرمی کا سلوک کرنے کی سوچ عنایت فرما، اور اپنی اولاد کی نیک واچھی تربیت کرنے کی توفیق مَرحمت فرما، آمین یاربّ العالمین!

وصلّى الله تعالى على خير خلقِه ونورِ عرشِه، سيِّدِنا ونبيِّنا وحبيبِنا وقرّةِ أعيُنِنا محمّدٍ، وعلى آله وصحبه أجمعين وبارَك وسلَّم، والحمد لله ربّ العالمين!.